دوسرے کی چیز نقد کے بجائے ادھار بیچنے کا حکم

ریفرینس نمبر:IEC-0376 تاریخ:30-09-2024

کیافرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرے والد محترم نے مجھے اپنی استعمالی گاڑی بیچنے کا کہا تو میں نے اپنے ایک دوست کو والد صاحب کی گاڑی مناسب ریٹ میں ادھار پر بیچ دی، جب گھر آکر والد صاحب کو اس سودے کا بتایا تو انہوں نے گاڑی دینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں نے تو رقم کی ضرورت کی بناء پر گاڑی نقد بیچنی تھی، اب میرا دوست گاڑی کا تقاضا کر رہا ہے، اب ہمارے لئے حکم شرعی کیا ہے؟

نوٹ: سائل نے بتایا کہ والد صاحب گاڑیوں کی تجارت نہیں کرتے اور نہ ہی یہ گاڑی تجارت کے لئے بیچ رہے تھے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ کو اپنے والد صاحب کی گاڑی ادھار بیچنے کا اختیار نہیں تھا، جب آپ نے ان کی گاڑی ادھار بیچ دی تو اب یہ ان کی اجازت پر موقوف تھا کہ وہ اس بیع کو قبول کرلیں یا منع کر دیں، جب انہوں نے اس بیع کو قبول نہیں کیا تو یہ بیع ختم ہو گئی، اب ان سے گاڑی کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا۔

مسئلہ کی تفصیل یہ ہے کہ بیع کے وکیل کو ادھار بیچنے کی فقط اس وقت اجازت ہوتی ہے کہ جب موکل نے صراحۃً اس کی اجازت دی ہو یا وہ تجارت کے لیے سامان بیچ رہا ہو، پوچھی گئی صورت میں آپ کے والد نے نہ صراحتاً ادھار بیچنے کی اجازت دی اور نہ ہی وہ تجارت کے لیے گاڑی بیچ رہے تھے لہذا آپ کو ان کی گاڑی ادھار بیچنے کا اختیار نہیں تھا۔ جب آپ نے ان کی گاڑی ادھار بیچ دی تو شرعی اعتبار سے انہیں یہ اختیار حاصل تھا کہ چاہیں تو اس بیع کو قبول کرلیں یا رد کر دیں لہذا ان کا اپنے اس اختیار کو استعمال کرتے ہوئے گاڑی ادھار بیچنے سے منع کرنا، جائز ہے، اب ان سے اس بیع کی وجہ سے گاڑی کا مطالبہ نہیں کیا جاسکتا۔

در مختار میں ہے: ”وصح (بالنسیئۃ ان) التوکیل بالبیع (للتجارۃ وان) کان (للحاجۃ لا) یجوز (کالمراۃ اذا دفعت غزلا الی رجل لیبیعہ لھا ویتعین النقد) بہ یفتی. خلاصۃ وکذا فی کل موضع قامت الدلالۃ علی الحاجۃ کماافادہ المصنف“ یعنی: **وکیل ادھار فروخت کر سکتا ہے جبکہ بیع کا وکیل بنانا بطور تجارت ہو۔** اور اگر وکیل بنانا بغرضِ حاجت ہو تو ادھار بیچنا جائز نہیں جیسا کہ کسی عورت نے مرد کو کاتا ہوا سوت بیچنے کا وکیل بنایا تو وہ ادھار نہیں بیچ سکتا بلکہ ایسی صورت میں نقد بیچنا متعین ہے، اسی پر فتوی ہے۔ اسی طرح ہر وہ مقام جہاں حاجت کی وجہ سے بیچنے کے قرائن موجود ہوں، وہاں بھی وکیل ادھار نہیں بیچ سکتا جیسا کہ مصنف نے افادہ فرمایا ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، ج08، ص295، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی عالمگیری میں ہے: ”الوکیل بالبیع یملک البیع بالنسیئۃ وفی المنتقی قال ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ ھذا اذا کان للتجارۃ فان کان للحاجۃ لا یجوز کالمراۃ اذا دفعت غزلا الی رجل لیبیعہ لھا فھذا علی ان یبیعہ بالنقد وبہ یفتی کذا فی الخلاصۃ“ یعنی: وکیل بالبیع کو ادھار بیچنے کا اختیار ہوتا ہے۔ منتقی میں ہے کہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **ادھار بیچنے کا اختیار اس وقت ہوتا ہے جبکہ تجارت کی غرض سے بیچ رہا ہو،** اگر کسی حاجت کی وجہ سے بیچ رہا ہو تو ادھار بیچنا جائز نہیں جیسا کہ کسی عورت نے مرد کو کاتا ہوا سوت بیچنے کا وکیل بنایا تو اس پر نقد بیچنا لازم ہے، اسی پر فتوی ہے جیسا کہ خلاصۃ الفتاوی میں ہے۔

(فتاوی عالمگیری، ج03، ص588، مطبوعہ بیروت)

جب وکیل بالبیع موکل کی قید کی خلاف ورزی کرے تو ایسی بیع نافذ نہیں ہوتی جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے: ”فالتوکیل بالبیع لا یخلو اما ان یکون مطلقا، واما ان یکون مقیدا، فان کان مقیدا یراعی فیہ القید بالاجماع حتی **انہ اذا خالف قیدہ لا ینفذ علی الموکل ولکن یتوقف علی اجازتہ**“ یعنی: وکیل بالبیع کو جو وکالت دی جاتی ہے یا تو وہ مطلق ہوتی ہے یا مقید ہوتی

ہے، اگر وہ مقید ہو تو بالاتفاق اس قید کی رعایت کی جائے گی حتی کہ **اگر وکیل نے اس قید کی خلاف ورزی کی تو ایسی بیع موکل پر نافذ نہیں ہو گی بلکہ موکل کی اجازت پر موقوف رہے گی۔**

(بدائع الصنائع، ج6، ص27، مطبوعہ بیروت)

بہار شریعت میں ہے: "بیع کا وکیل چیز اُدھار بھی بیع کر سکتا ہے جب کہ موکل بطور تجارت چیز بیچنا چاہتا ہو اور اگر ضرورت وحاجت کے لیے بیع کرتا ہے مثلاً خانہ داری کی چیزیں ضرورت کے وقت بیچ ڈالتے ہیں اس صورت میں وکیل کو اُدھار بیچنا جائز نہیں۔ عورت نے سوت کات کر کسی کو بیچنے کے لیے دیا اُدھار بیچنا جائز نہیں **غرض اگر قرینہ سے یہ ثابت ہو کہ موکل کی مراد نقد بیچنا ہے تو اُدھار بیچنا درست نہیں۔**"

(بہار شریعت، ج2، ص991، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

25 ربیع الاول 1446ھ/30 ستمبر 2024ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com
ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com